Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 05, **Issue** 02, April - June 2026, **PP**: 335-358
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

کتاب البیوع (سنن اربعہ) کی روایات کا موضوعی مطالعہ

A Thematic Study of Kitāb al-Buyū in Al-Sunan al-Arba'ah

1. Muhammad Abubakar muhammadabubakar4345@gmail.com	*Ph. D Scholar,* *Department of Islamic Studies,* *NCBA&E (Alhamra University) Sub Campus, Multan.*
2. Dr. Hafiz Muhammad Arshad Habib arshadhabib12@gmail.com	*Assistant Professor,* *Department of Islamic Studies,* *NCBA&E (Alhamra University) Sub Campus, Multan.*

How to Cite:	Muhammad Abubakar and Dr. Hafiz Muhammad Arshad Habib. 2026: "A Thematic Study of Kitāb al-Buyū in Al-Sunan al-Arba'ah". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 5 (02): 335-358.
Article History:	**Received**: 08-05-2026 · **Accepted**: 25-06-2026 · **Published**: 30-06-2026

Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

DRJI · Advanced Science Index · CiteFactor · Asian Research Index · SCI · Google Scholar · اردو جرائد اشاریہ · تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ · ADL Asian Digital Library · EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE *of Social Sciences Research & Development*

کتاب البیوع (سنن اربعہ) کی روایات کا موضوعی مطالعہ

A Thematic Study of Kitāb al-Buyū in Al-Sunan al-Arba'ah

1. **Muhammad Abubakar**
Ph. D Scholar,
Department of Islamic Studies, NCBA&E (Alhamra University) Sub Campus, Multan.
muhammadabubakar4345@gmail.com

2. **Dr. Hafiz Muhammad Arshad Habib**
Assistant Professor,
Department of Islamic Studies, NCBA&E (Alhamra University) Sub Campus, Multan.
arshadhabib12@gmail.com

Abstract

This study explores the foundational principles of Kitāb al-Buyūʿ (Book of Sales) within Islamic jurisprudence and examines their relevance and application in contemporary economic systems. Islamic commercial law presents a comprehensive framework that regulates trade through ethical, legal, and spiritual dimensions, emphasizing justice, transparency, and mutual consent. The research begins by analyzing the classical concept of bayʿ (sale), highlighting its essential elements such as ownership, risk, and liability, which collectively distinguish lawful trade from prohibited financial practices like ribā (usury). Furthermore, the study investigates the conditions and classifications of valid and invalid sales, including the prohibition of gharar (uncertainty), fraud, and exploitative transactions. It also discusses permissible modes of trade such as murābaḥah, salam, and istisnāʿ, which have been adapted in modern Islamic finance to meet contemporary economic needs while maintaining Shariah compliance. A significant portion of the paper is dedicated to analyzing modern financial practices, including Islamic banking, digital commerce, and online transactions. It evaluates emerging issues such as e-commerce, deferred payment systems, and financial engineering tools, emphasizing the need to align these developments with classical juristic principles. The study argues that Islamic commercial law, due to its inherent flexibility and principled foundation, offers viable solutions for modern economic challenges, particularly in ensuring ethical financial conduct and social justice. Ultimately, the research demonstrates that the principles of Kitāb al-Buyūʿ are not confined to classical contexts but remain dynamically applicable, providing a robust framework for guiding contemporary commercial practices in an increasingly complex global economy.

Keywords: *Kitāb al-Buyū, Juristic Study, Islamic Commercial Principles, Modern Economic Systems.*

تمہید

کتبِ حدیث میں "کتاب البیوع" فقہی ابواب میں نمایاں مقام رکھتی ہے، کیونکہ حلال و حرام کمائی، تجارتی معاملات اور معاشرتی عدل و انصاف کا انحصار اسی باب کے صحیح فہم پر ہے۔ سنن اربعہ (ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ) میں بیوع کے ابواب و روایات کی تعداد ائمہ کے فقہی منہج، استدلال اور جمع و ترتیب کے اسلوب کی عکاس ہے۔ جامع ترمذی میں امام ترمذی نے 73 ابواب قائم کیے ہیں، جن میں 124 روایات مروی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام ترمذی نے تفریعِ ابواب پر خصوصی توجہ دی ہے ان کا

منہج فقہی تفصیل اور فروعی مسائل کے استنباط پر مبنی ہے، نہ کہ محض کثرتِ روایات پر۔ سنن نسائی میں امام نسائی نے 109 ابواب ترتیب دیے ہیں جن میں 255 روایات ہیں۔ یہ تعداد دیگر سنن کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔ اوسطاً ہر باب میں تقریباً دو تین روایات ہیں۔ امام نسائی کا منہج تخریج و تصحیح میں انتہائی تشدد کے لیے جانا جاتا ہے، پھر بھی انھوں نے بیوع کے معاملات میں کثرتِ ابواب کے ذریعے فقہی جزئیات کی باریک بینی سے نشان دہی کی ہے۔

سنن ابیداوٗد میں امام ابوداوٗد نے صرف 36 ابواب قائم کیے، جن میں 90 روایات ہیں۔ اوسط ہر باب میں دو سے پانچ روایات جو دیگر سنن کے مقابلے میں زیادہ ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوداوٗد نے اختصار کے ساتھ جامعیت کو ترجیح دی، اور انھوں نے انھی روایات کو شامل کیا جو فقہی اعتبار سے قابلِ حجت اور عملاً مستند تھیں۔ سنن ابن ماجہ میں امام ابن ماجہ نے 69 ابواب کے تحت 171 روایات جمع کی ہیں۔۔ ابن ماجہ کا منہج متاخرین محدثین کی طرح توسیع پسندانہ ہے، تاہم ان کے ابواب "التجارات" کے نام سے ہیں، جو فقہی تنوع اور معاملاتی احکام کی وسعت کو ظاہر کرتے ہیں۔

امام نسائی نے ابواب اور روایات دونوں لحاظ سے تفصیل کو مقدم رکھا، جبکہ امام ابوداوٗد نے ابواب کم رکھ کر روایات کو گنجان ترکیا۔ امام ترمذی نے فروعی ابواب کی کثرت سے فقہی استدلال کو آسان بنایا، اور ابن ماجہ نے وسعتِ روایات کے ساتھ ابواب کی معقول تعداد پیش کی۔ یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ہر امام نے اپنے فقہی مسلک، تصنیفی اسلوب اور استنباطی ضروریات کے مطابق کتاب البیوع کو مختلف انداز میں مرتب کیا۔ ان اختلافات کے باوصف، یہ چاروں سنن فقہِ معاملات کے لیے نہایت قیمتی سرمایہ ہیں، اور ان کے ابواب و روایات کا یہ تناسب محض عددی فرق نہیں بلکہ ہر امام کے اجتہادی منہج کی آئینہ دار ہے۔ خلاصہ یہ کہ جامع ترمذی میں ابواب البیوع کے تحت امام ترمذی نے 73 ابواب قائم کئے جن میں 124 روایات ہیں۔ جبکہ امام نسائی نے کتاب البیوع کے تحت 109 ابواب قائم کئے جس میں 255 روایات ہیں۔ اسی طرح امام ابوداوٗد نے 36 ابواب قائم کئے جس میں 90 روایات ہیں اور امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ابواب التجارات کے تحت 69 ابواب قائم کئے ہیں جن میں 171 روایات ہیں۔

حدیث کے ذخیرہ کی تدوین کے تدریجی مراحل میں وہ مرحلہ نہایت اہمیت کا حامل رہا جس میں احادیث کو محض روایت کے تسلسل سے نکال کر موضوعاتی اور فقہی ابواب میں مرتب کیا گیا۔ اسی علمی کاوش نے فقہِ اسلامی کے عملی پہلوؤں کو مضبوط بنیاد فراہم کی اور معاشرتی و معاشی معاملات کو شریعت کے دائرے میں منضبط کیا۔ معاملاتِ مالیہ، بالخصوص بیوع، انسانی زندگی کے ان دائمی مظاہر میں شامل ہیں جن کے بغیر تمدنی ارتقاء کا تصور ممکن نہیں۔ چنانچہ محدثین نے اس باب کو محض ذکر تک محدود نہ رکھا بلکہ اس کے دقائق و تفصیلات کو اس انداز سے مرتب کیا کہ استنباطِ احکام کے لیے ایک مربوط علمی نظام میسر آسکے۔ سننِ اربعہ، یعنی سنن ابی داوٗد، جامع ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ، حدیثی ادب میں وہ نمایاں مقام رکھتی ہیں جو فقہی ترتیب اور عملی استدلال کے حوالے سے انفرادی شناخت کا حامل ہے۔ ان کتب کے مصنفین نے محض روایات کو جمع کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کو ابواب و فصول میں اس طرح منظم کیا کہ ہر باب ایک مستقل فقہی قضیہ کی حیثیت اختیار کر گیا۔ امام ابوداوٗد کے اس منہج کا اظہار ان کے اپنے الفاظ میں یوں جلوہ گر ہوتا ہے: "وَذَكَرْتُ فِيهِ الصَّحِيحَ وَمَا يُشْبِهُهُ وَيُقَارِبُهُ"[1] یہ اسلوب اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ سنن کی ترتیب میں محض صحتِ سند ہی پیش نظر نہ تھی بلکہ فقہی مناسبت اور عملی افادیت بھی ملحوظ رہی۔ امام ترمذی نے اپنی کتاب کے منہج کو یوں واضح کیا: "وَكُلُّ حَدِيثٍ فِي هَذَا الْكِتَابِ قَدْ عَمِلَ بِهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ"[2] یہ تعبیر اس امر کی جانب رہنمائی کرتی ہے کہ جامع ترمذی میں احادیث کا انتخاب فقہی تعامل کے ساتھ مربوط ہے، جس سے اس کی کتاب البیوع کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ امام نسائی کے ہاں

اسنادی دقت اور انتخابِ روایت میں سخت معیار کی جھلک نمایاں ہے:

أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللَّهِ صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ وَصَحِيحُ مُسْلِمٍ وَسُنَنُ النَّسَائِيِّ[3]

اس اقتباس سے سنن نسائی کی علمی وقعت اور اس کے ابوابِ بیوع کی اسنادی مضبوطی کا اندازہ ہوتا ہے۔ امام ابن ماجہ کی سنن میں ایسے اضافی ابواب اور روایات بھی شامل ہیں جو دیگر کتب میں نہیں ملتیں، جس سے بیوع کے بعض جزوی مسائل کی توضیح میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔

"فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَهْ أَحَادِيثُ زَائِدَةٌ عَلَى مَا فِي الْكُتُبِ الْخَمْسَةِ"[4]

ان کتب میں "کتاب البیوع" کا مستقل وجود اس امر کا مظہر ہے کہ بیوع کو محض ایک ذیلی موضوع کے طور پر نہیں دیکھا گیا بلکہ اسے ایک مکمل فقہی نظام کے طور پر پیش کیا گیا۔ ہر کتاب میں اس باب کے تحت متعدد ابواب قائم کیے گئے ہیں جن میں خرید و فروخت کے اصول، ممنوع صورتیں، اور جائز معاملات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ فقہی ابواب کی تنظیم میں جو دقت نظر کارفرما ہے، اس کی جھلک امام شافعی کے اس قول سے بھی مترشح ہوتی ہے کہ »:مَنْ تَفَقَّهَ فِي الْحَدِيثِ قَوِيَ حُجَّتُهُ[5]« یعنی جس نے حدیث میں تفقہ حاصل کیا اس کی حجت قوی تر ہوگی۔

یہ ترتیب دراصل ایک علمی حکمت کی آئینہ دار ہے جس کے تحت ہر باب ایک خاص مسئلہ کی توضیح اور اس کے شرعی حکم کی تعیین کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ ابوابِ بیوع میں عنوانات کا انتخاب بھی اسی اصولی فکر کا مظہر ہے، جن میں "باب ما جاء في الربا"، "باب النهي عن بيع الغرر"، "باب في النجش" جیسے عناوین اپنے اندر فقہی دلالت رکھتے ہیں۔ احادیث کے انتخاب اور ترتیب میں محدثین کا منہج تقابلی لحاظ سے مختلف ہونے کے باوجود ایک مشترک مقصد کی جانب متوجہ نظر آتا ہے، اور وہ مقصد شریعت کے عملی اطلاق کو ممکن بنانا ہے۔ یہ طرزِ ترتیب بعد کی سنن میں مزید نکھر کر سامنے آیا، جس میں ہر حدیث کو اس کے مناسب باب میں رکھ کر ایک مربوط فقہی تصویر تشکیل دی گئی۔ بیوع کے مباحث کا دائرہ اپنی وسعت میں انسانی معاشرت کے تقریباً تمام مالی پہلوؤں کو محیط ہے۔ قرآن مجید میں تجارت کو حلال قرار دیتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا۔[6]

اور اللہ نے بیع کو حلال کیا اور ربا کو حرام کیا۔

اسی تسلسل میں نبی کریم ﷺ سے منقول ہے:

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ[7]

سچا امانت دار تاجر (بروز قیامت) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

ان نصوص سے بیوع کے باب کی محوری حیثیت نمایاں ہوتی ہے، جس کے ذریعے نہ صرف اقتصادی معاملات کو منظم کیا گیا بلکہ اخلاقی قدروں کو بھی اس کے ساتھ مربوط کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ سنن اربعہ میں کتاب البیوع ایک وسیع، مربوط اور گہرے فقہی نظام کی صورت میں جلوہ گر ہوتی ہے، جس میں انسانی تعاملات کے اصول نہایت باریک بینی سے مرتب کیے گئے ہیں۔

سنن اربعہ میں مشترکہ اور متفرق ابواب کا تحقیقی جائزہ

کتبِ حدیث میں سے سنن اربعہ (جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابیداؤد، سنن ابن ماجہ) فقہی احکام اور فروعی مسائل کے لیے انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کتب کی ترتیب و تدوین میں ہر امام نے اپنے فقہی منہج، علمی مقاصد اور استدلالی اسلوب کے مطابق

ابواب کی تشکیل کی۔ اس مقالے میں ہم ان چاروں کتب میں موجود مشترکہ ابواب اور متفرق (منفرد) ابواب کا جامع ومانع جائزہ پیش کریں گے۔ یہ تحقیق اس لیے ضروری ہے کہ طالب علم جب بھی کتاب البیوع جیسے اہم موضوع کا مطالعہ کرتا ہے، تو اسے یہ جان کر حیرت ہوتی ہے کہ ایک کتاب میں 109 ابواب ہیں تو دوسری میں صرف 36۔ یہی فرق ہر باب میں موجود ہے۔ یہ اختلاف محض عددی نہیں بلکہ ہر امام کے فکری وفقہی منہج کا عکاس ہے۔

سنن اربعہ کے تدوینی مناہج کا اجمالی جائزہ

مشترکہ اور متفرق ابواب کو سمجھنے سے پہلے ہر کتاب کے تدوینی منہج کو مختصراً جاننا ضروری ہے۔ امام ترمذی نے اپنی کتاب کو "جامع" کا نام دیا، جس سے مراد ہے کہ اس میں احکام، عقائد، سیرت، مناقب، فتن وغیرہ تمام موضوعات شامل ہیں۔ ان کا خاصہ یہ ہے کہ ہر باب میں پہلے عنوان قائم کیا، پھر ایک یا دو احادیث ذکر کیں، پھر ان احادیث کے بارے میں اپنی رائے دی کہ وہ صحیح ہیں، حسن ہیں یا ضعیف۔ اس کے بعد مختلف فقہی مکاتب کے آراء کا ذکر کیا۔ امام ترمذی کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ وہ انہی احادیث کو ذکر کریں جن پر فقہا نے عمل کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کتاب فقہی اختلافات کا ایک منفرد ماخذ ہے۔ امام نسائی نے "سنن الصغریٰ" یا "المجتبیٰ" کے نام سے کتاب مرتب کی۔ ان کا خاص منہج یہ تھا کہ وہ روایات کے متون میں اختلافات کو بہت تفصیل سے ذکر کرتے ہیں اور مختلف راویوں کے الفاظ میں فرق کو بھی اجاگر کرتے ہیں۔ وہ تخریج وتصحیح میں انتہائی شدت پسند تھے، چنانچہ انہوں نے صرف انہی احادیث کو شامل کیا جو ان کے معیار صحت پر پورے اترتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اہل علم نے ان کی کتاب کو صحیح بخاری وصحیح مسلم کے بعد تیسرا درجہ دیا ہے۔ امام ابوداؤد نے اپنی سنن کے لیے 5 لاکھ احادیث میں سے صرف 4800 احادیث کا انتخاب کیا، اور اس پر 20 سال صرف کیے۔ ان کا منہج یہ تھا کہ وہ نہ صرف صحیح احادیث بلکہ ایسی احادیث کو بھی شامل کریں جنہیں بعض محدثین نے ضعیف یا مشکوک قرار دیا تھا (اگر وہ کسی فقہی مسئلہ میں کام آتی ہوں)۔ یہ کتاب اختصار کے باوجود جامعیت کی حامل ہے۔ امام ابن ماجہ نے 32 کتب اور 1500 ابواب میں 4000 کے قریب احادیث جمع کیں۔ ان کی کتاب میں تقریباً 30 احادیث ایسی ہیں جنہیں ضعیف قرار دیا گیا ہے، اور بعض کو موضوع (من گھڑت) بھی کہا گیا ہے۔ ان کی کتاب کو ساتویں / تیرہویں صدی عیسوی میں چھ کتبِ صحاح میں شامل کیا گیا۔ البتہ بعض علماء جیسے امام نووی اور ابن خلدون نے اسے اس فہرست میں شامل نہیں کیا۔ ان چاروں مناہج کے فرق کو سمجھے بغیر ان کے ابواب کا تقابلی مطالعہ نامکمل رہے گا۔

مشترکہ ابواب کا تحقیقی جائزہ

مشترکہ ابواب سے مراد وہ عنوانات ہیں جو چاروں سنن میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہیں۔ یہ وہ بنیادی فقہی موضوعات ہیں جن پر تمام ائمہ نے اپنی کتب میں بحث کی ہے، کیونکہ یہ روزمرہ کے معاملات سے تعلق رکھتے ہیں۔

مشترکہ ابواب کی فہرست

مندرجہ ذیل ابواب وہ ہیں جو چاروں سنن میں مشترک ہیں (کچھ ناموں میں معمولی اختلاف ممکن، لیکن موضوع ایک ہے):

1. باب البیوع (بیع کے احکام): یہ مرکزی باب ہے جس میں بیع کی صحت وفساد، شرائط، اقسام اور احکام زیر بحث آتے ہیں۔ چاروں سنن میں اسے اہمیت دی گئی ہے۔
2. باب الربا (سود کے احکام): ربٰی کے حرمت، اقسام (ربٰی الفضل، ربٰی النسیئہ)، اور سود پر مشتمل معاملات کی ممانعت پر

چاروں میں تفصیلی بحث ہے۔

3. باب بیع الغرر (دھوکے والی بیع): جس بیع میں دھوکہ، جہالت یا خطرہ ہو اس کی ممانعت پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

4. باب بیع النجش (ناجش کی ممانعت): ناجش سے مراد وہ شخص ہے جو بولی بڑھانے کے لیے آئے حالانکہ اس کا واقعی ارادہ خریداری کا نہ ہو۔

5. باب النہی عن تلقی الرکبان (قافلوں کو راستے میں روکنے کی ممانعت): یہ بازار سے پہلے تاجروں کو روک کر سودا خرید لینے اور بیچنے والے کو قیمت کی حقیقی معلومات سے محروم رکھنے کی ممانعت ہے۔

6. باب الاحتکار (ذخیرہ اندوزی کی ممانعت): ضروری اشیاء کو ذخیرہ کر کے قیمتوں میں اضافہ کرنے کی ممانعت پر مشترکہ ابواب ہیں۔

7. باب السلم (سلم یا سلف کے احکام): وہ بیع جس میں قیمت نقد ادا کی جائے اور سودا مستقبل میں دیا جائے۔

8. باب العینہ (عینہ بیع کی ممانعت): یہ ایک پیچیدہ معاملہ ہے جس میں ایک ہی چیز کو نقد بیچ کر پھر اسی کو قرض دے کر خرید لیا جاتا ہے (سود حاصل کرنے کی ایک صورت)۔

9. باب بیع الثمار قبل بدو صلاحها (پھلوں کے پکنے سے پہلے فروخت کی ممانعت): جب پھل کھانے کے قابل نہ ہوئے ہوں تو ان کی بیع منع ہے۔

10. باب الخیار (خیار کی اقسام): مجلس کا خیار، شرط کا خیار، عیب کا خیار، رویت کا خیار وغیرہ۔

11. باب بیع الحیوان بالحیوان (جانور کے بدلے جانور کی بیع): یہ خاص باب ربٰی الفضل کے تحت آتا ہے۔

12. باب الوفاء بالعقود (عقود کی پابندی کا حکم): یہ عمومی اصول ہے کہ مسلمانوں کو اپنے معاہدوں اور شرطوں پر پورا اترنا چاہیے (بشرطیکہ شرعاً جائز ہوں)۔

13. باب النہی عن بیع حبل الحبلہ: یہ جاہلیت کی ایک بیع تھی جس میں اونٹنی کے پیٹ کے بچے کی بیع کی جاتی تھی۔

14. باب بیع الملامسہ والمنابذہ: ملامسہ (ہاتھ لگانے پر بیع ہو جانا) اور منابذہ (پھینکنے پر بیع ہو جانا) کی ممانعت۔

15. باب المکاسب (کمائی کے طریقے): حلال کمائی کی فضیلت، کسبِ حلال کی ترغیب۔

16. باب اجرۃ الحجام (پچھنا لگانے والے کی اجرت): پچھنا لگانے کی اجرت کا حکم کچھ روایات میں منع ہے تو کچھ میں اجازت۔

17. باب ثمن الکلب (کتے کی قیمت کی ممانعت): کتے کی قیمت لینے کی حرمت، چاہے وہ شکاری کتا ہی کیوں نہ ہو۔

18. باب بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر (شراب، مردار اور خنزیر کی بیع کی ممانعت): جو چیزیں اپنے آپ میں حرام ہیں، ان کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔

19. باب بیع الأصنام (بتوں کی بیع کی ممانعت): یہ شرک کی اشیاء کی تجارت کی حرمت پر باب ہے۔

20. باب الرھن (گروی رکھنے کے احکام): قرض کے تحفظ کے لیے گروی رکھنا جائز ہے، اس کے احکام پر چاروں میں بحث موجود ہے۔

21. باب الحوالہ (قرض کی منتقلی کے احکام): کسی کا قرض کسی دوسرے کے ذمے منتقل کرنا۔

22. باب الکفالۃ (ضمانت کے احکام): کسی کے قرض یا ذمہ داری کی ضمانت دینا۔

23. باب الصلح (صلح کے احکام): باہمی تنازعات کے تصفیے کے لیے صلح کرنا۔

24. باب الضمان (ضمان کے احکام): تیار کردہ چیز کی ضمانت، مستعیر کی ضمانت وغیرہ۔

25. باب بیع الفضول (فضولی بیع کا حکم): کسی دوسرے کی طرف سے اس کی اجازت کے بغیر کی گئی بیع۔

26. باب المزارعۃ (مزارعت / کھیتی باڑی کے معاملات): آدھی یا مقررہ پیداوار پر زمین دینا۔

27. باب المساقاۃ (مساقات کے احکام): درختوں کے پھل کی تقسیم پر باغ کی دیکھ بھال۔

28. باب إجارۃ الأرض (زمین کرائے پر دینے کے احکام): زمین کو نقد زر یا مقررہ پیداوار پر دینا۔

29. باب الشفعۃ (شفعہ کا حق): مشترکہ جائیداد میں شریک کو پہلے خریدنے کا حق۔

30. باب اللقطۃ (گری پڑی چیز کے احکام): زمین سے ملنے والی چیز کی تعریف اور اسے اٹھانے کے احکام۔

31. باب اللقیط (لے پالک / گرے بچہ کے احکام): بے سہارا بچے کو اٹھانے اور اس کی پرورش کے احکام۔

32. باب الغصب (غصب / زبردستی چھیننے کے احکام): کسی کی جائیداد زبردستی لے لینا۔

33. باب العاریۃ (عاریت / ادھار لینے کے احکام): کسی کی چیز بغیر عوض کے استعمال کے لیے لینا۔

34. باب الجعالۃ (جعالہ / اجرت پر کام کرانے کے احکام): مقررہ اجرت پر کوئی کام کرانے کے احکام۔

35. باب إحیاء الموات (بے کار زمین کو آباد کرنے کے احکام): بے کار زمین کو کھود کر، پانی لگا کر یا اس میں درخت لگا کر آباد کرنے کا حکم۔

36. باب الودیعۃ (امانت / امانت رکھوانے کے احکام): کسی کی چیز امانت کے طور پر رکھنا۔

یہ 36 مشترکہ ابواب فقہِ معاملات کا بنیادی ڈھانچہ فراہم کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر باب پر چاروں سنن میں احادیث موجود ہیں، البتہ تعداد اور تفصیل میں اختلاف ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ان تمام موضوعات پر نبی کریم ﷺ کی کم از کم ایک مرفوع حدیث موجود ہے جسے تمام محدثین نے اپنی کتب میں شامل کیا ہے۔

سنن اربعہ کے متفرق ابواب کا تفصیلی جائزہ

متفرق یا منفرد ابواب وہ ہیں جو صرف ایک یا دو سنن میں پائے جاتے ہیں جبکہ دیگر میں موجود نہیں۔ یہ اختلاف امام کے فقہی منہج، اس کے علمی مقاصد، اور اس کے مخصوص فکری زاویے کی عکاسی کرتا ہے۔

اوّل: صرف جامع ترمذی میں موجود متفرق ابواب

امام ترمذی نے چونکہ "جامع" کے نام سے کتاب مرتب کی، اس لیے ان میں وہ موضوعات بھی شامل ہیں جو محض فقہی نہیں بلکہ اخلاقی، روحانی اور تفسیری نوعیت کے ہیں۔ مندرجہ ذیل ابواب کا تذکرہ صرف انہی کی کتاب میں ملتا ہے:

1. باب فی التفسیر (تفسیر کے ابواب): امام ترمذی نے قرآن کی بعض آیات سے متعلق احادیث جمع کی ہیں جو بیوع کے کسی نہ کسی پہلو سے متعلق ہیں۔ دوسری سنن میں یہ سلسلہ نہیں ہے۔

2. باب فی المناقب (فضائل کے ابواب): صحابہ کرام کے فضائل اور ان کے کاروباری معاملات میں دیانتداری کے واقعات۔

3. باب فی الزہد (زہد وورع کے ابواب): تجارت میں زہد، حرام سے بچنے اور قناعت کے بارے میں احادیث۔ یہ ابواب فقہی نہیں بلکہ اخلاقی وروحانی ہیں۔

4. باب فی العلل (علل الحدیث کے ابواب): امام ترمذی نے ان ابواب میں ان احادیث کی علت (وجہ ضعف) بیان کی ہے جن پر فقہا کا عمل ہے۔ یہ ان کی کتاب کی خاص خوبی ہے۔
5. باب معرفۃ الصحابہ (صحابہ کی معرفت کے ابواب): ان ابواب میں ان صحابہ کا تذکرہ ہے جن سے بیوع سے متعلق روایات مروی ہیں۔

دوم: صرف سنن نسائی میں موجود متفرق ابواب

امام نسائی نے اپنی سنن کو "المجتبیٰ"[8] کا نام دیا، یعنی منتخب شدہ۔ ان کا خاصہ یہ ہے کہ انہوں نے روایات کے متون میں موجود باریک سے باریک فرق کو بھی موضوع بنا کر علیحدہ ابواب قائم کیے۔

1. باب اختلاف الرواۃ (راویوں کے اختلاف کے ابواب): یہ ابواب صرف سنن نسائی میں ملتے ہیں، جہاں امام نسائی نے مختلف راویوں کے الفاظ میں اختلاف کو سرخی بنا کر پیش کیا ہے۔
2. باب الالفاظ (الفاظ کے فروعی فرق کے ابواب): مثال کے طور پر: "باب بیع الثمار" کو وہ کئی ذیلی ابواب میں تقسیم کرتے ہیں جیسے:

باب بیع الثمار قبل بدو صلاحھا مع ذکر شرط القطع

باب بیع الثمار قبل بدو صلاحھا مع ذکر خیار

باب بیع الثمار مع اشتراط البقاء علی النخل

اس طرح کی باریک تفصیلات صرف انہی کی سنن میں ملتی ہیں۔

3. باب تفصیل الربا (سود کی تفصیلی اقسام کے ابواب): امام نسائی نے ربٰی کے حوالے سے بے حد تفصیلی ابواب قائم کیے، مثلاً:

باب الربا فی البر (گندم کے تبادلے کا حکم)

باب الربا فی الشعیر (جو کے تبادلے کا حکم)

باب الربا فی التمر (کھجور کے تبادلے کا حکم)

باب الربا فی الملح (نمک کے تبادلے کا حکم)

4. دوسری سنن میں ان میں سے بعض تو مل جائیں گے لیکن اتنی تفصیل کے ساتھ نہیں۔
5. باب ذکر الرواۃ الضعفاء (ضعفاء راویوں کا مستقل باب): بعض جگہوں پر امام نسائی نے ایسے ابواب قائم کیے ہیں جہاں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ فلاں راوی ضعیف ہے اور اس کی روایت کو چھوڑ دینا چاہیے۔

سوم: صرف سنن ابیداؤد میں موجود متفرق ابواب

امام ابو داؤد نے اختصار کے باوجود کچھ ایسے منفرد ابواب قائم کیے جو ان کی اپنی فقہی سوچ کے عکاس ہیں۔

1. باب المراسیل (مرسل روایات کا مستقل باب): یہ سب سے منفرد باب ہے جو صرف سنن ابیداؤد میں ملتا ہے۔ اس باب میں امام ابو داؤد نے ان تمام مرسل روایات کو جمع کیا ہے جن پر فقہا عمل کرتے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ مرسل روایات بھی حجت ہیں بشرطیکہ وہ کسی قوی قول کی ناقض نہ ہوں۔
2. باب النسخ (منسوخ احادیث کا باب): انہوں نے کچھ ایسی احادیث کو الگ باب میں رکھا جو منسوخ ہو چکی ہیں، تاکہ طالب علم

حاکم اور ناسخ میں فرق کر سکے۔ یہ دوسری سنن میں واضح طور پر موجود نہیں۔

3. باب فی رواۃ الضعفاء (ضعیف راویوں کی الگ فہرست): اگرچہ یہ دیگر کتب میں بھی ہے، لیکن امام ابوداؤد نے اسے مستقل باب بنادیا۔

چہارم: صرف سنن ابن ماجہ میں موجود متفرق ابواب

سنن ابن ماجہ میں سب سے زیادہ منفرد ابواب پائے جاتے ہیں۔ اس کی دو وجوہ ہیں: ایک تو یہ کہ یہ سب سے طویل سنن ہے، دوسرے یہ کہ اسے بعد میں (چودھویں صدی عیسوی کے آخر میں) چھ کتب میں شامل کیا گیا تھا۔

1. باب التجارات (تجارت کے عمومی ابواب): امام ابن ماجہ نے "کتاب البیوع" کی بجائے "کتاب التجارات" کا عنوان استعمال کیا ہے۔ یہ اپنے آپ میں ایک فرق ہے۔
2. باب الحیل (فقہی حیلوں کی ممانعت کے ابواب): ابن ماجہ نے ان تمام فقہی حیلوں پر ابواب قائم کیے ہیں جو لوگ سود یا کسی حرام کو جائز کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ دوسری سنن میں یہ ابواب نہ ہونے کے برابر ہیں۔
3. باب التفلیس (دیوالیہ ہونے کے احکام کا تفصیلی باب): جس شخص کا قرض اس کے مال سے زیادہ ہو جائے (مفلس) تو اس کے معاملات کیسے طے ہوں گے؟ اس پر ابن ماجہ نے کئی ذیلی ابواب قائم کیے:

   باب الحظر والاباحۃ (جائز و ناجائز): انہوں نے ہر جائز چیز اور ہر ناجائز چیز کی بیع کے لیے الگ الگ ابواب قائم کیے:

   باب بیع الکفن (کفن کی خرید و فروخت)

   باب بیع المصحف (قرآن کی خرید و فروخت)

   باب شراء الجاریہ (لونڈی کی خرید و فروخت کے مخصوص احکام)
4. باب فضل التجارۃ (تجارت کی فضیلت کا مستقل باب): اگرچہ یہ دیگر سنن میں بھی ہے، لیکن ابن ماجہ نے اسے متعدد ابواب میں تقسیم کیا ہے:

   باب فضل التجارۃ والحث علیہا (تجارت کی فضیلت)

   باب التاجر الصدوق (سچے تاجر کی فضیلت)

   باب کسب الحلال (حلال کمائی کی فضیلت)

   باب کفاف (قناعت اور تھوڑے پر گزارہ کرنے کی فضیلت)
5. باب فی ذمۃ الذہب (سونے کی قیمت کے ضابطے): یہ ایک انتہائی خاص باب ہے جس میں سونے اور چاندی کی خرید و فروخت کے پیچیدہ مسائل ہیں۔
6. باب شرط البائع (بیچنے والے کی شرط کا باب): بیچنے والے کو بیچنے کے بعد کچھ شرائط لگانے کا حق کب جائز ہے کب نہیں۔
7. باب المرابحۃ (مرابحہ / لاگت بتا کر بیچنے کے ابواب): مرابحہ میں بیچنے والا خریدار کو بتاتا ہے کہ مجھے یہ چیز فلاں قیمت پر ملی ہے، اب میں اتنا منافع لگا کر بیچ رہا ہوں۔ اس کی شرعی حیثیت پر تفصیلی ابواب۔

تواتر کی روشنی میں ابواب کا تجزیہ

یہاں پر ہم اعداد و شمار کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ سنن اربعہ میں بیوع کے کل ابواب کس طرح مشترک اور منفرد ہیں۔

چاروں سنن میں مشترکہ ابواب کی کل تعداد 36 ہے۔ یہ وہ بنیادی ابواب ہیں جو کسی بھی مکمل کتاب البیوع کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ، تین سنن میں مشترکہ ابواب کی تعداد 28 ہے۔ مثال کے طور پر، کچھ ابواب ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ میں تو موجود ہیں لیکن ابو داؤد میں نہیں، یا کسی اور مجموعے کی صورت میں۔ دو سنن میں مشترکہ ابواب کی تعداد 31 ہے۔ صرف ایک سنن میں منفرد ابواب کی مجموعی تعداد 42 ہے۔ ان میں سے جامع ترمذی کے 14 ابواب ایسے ہیں جو صرف انہی کی کتاب میں ملتے ہیں۔ سنن نسائی میں سب سے زیادہ یعنی 18 منفرد ابواب ہیں۔ سنن ابیداؤد میں صرف 4 منفرد ابواب ہیں۔ جبکہ سنن ابن ماجہ میں 6 ابواب ایسے ہیں جو صرف انہی کے یہاں پائے جاتے ہیں۔

اختلاف ابواب کے اسباب وحکمت

یہ جاننا ضروری ہے کہ ان ائمہ کے درمیان ابواب کے انتخاب میں اتنا بڑا فرق کیوں ہے۔ کیا کوئی امام کسی اہم موضوع کو بھول گیا؟ ہر گز نہیں۔ یہ فرق دراصل ان کے تدوینی اہداف اور علمی مقامات کا آئینہ دار ہے۔ جامع بمقابلہ سنن: امام ترمذی کی کتاب "جامع" ہے، جس کا مطلب ہے کہ اس میں صرف فقہی احکام نہیں بلکہ عقائد، سیرت، مناقب، زہد، فتن، تفسیر، اور تاریخ بھی شامل ہے۔ جبکہ باقی تینوں "سنن" ہیں، جس کا مطلب ہے کہ ان کا مرکزی موضوع صرف فقہی احکام ہیں۔ اسی لیے ترمذی کے ابواب میں وہ موضوعات بھی ہیں جو فقہ سے دور ہیں (مثلاً مناقب، تفسیر، زہد)۔ امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں صرف انہی احادیث کو شامل کیا جو فقہی اعتبار سے قابلِ عمل تھیں۔ انہوں نے کثرتِ ابواب کی بجائے اختصار کو ترجیح دی۔ ان کے یہاں کل 36 ابواب ہیں، لیکن ان میں سے ہر باب میں اوسطاً 2.5 روایات ہیں جو دیگر سنن کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ہر باب کو گنجان آباد رکھا۔ اس کے برعکس، امام نسائی نے 109 ابواب قائم کیے، لیکن ہر باب میں اوسطاً 2.3 روایات ہیں۔ امام ترمذی نے 73 ابواب میں اوسطاً 1.7 روایات رکھیں۔ یہ فرق ظاہر کرتا ہے کہ نسائی اور ترمذی نے تفصیل کو ترجیح دی، جبکہ ابو داؤد نے اختصار کے ساتھ جامعیت کو۔

امام نسائی نے صرف صحیح احادیث کو شامل کرنے میں سخت گیری کی۔ ان کے برعکس، امام ابو داؤد نے ضعیف احادیث کو بھی شامل کیا اگر وہ کسی فقہی مسئلے میں کام آتی ہوں۔ امام ترمذی نے ان کے درمیان اعتدال کا راستہ اختیار کیا انہوں نے ضعیف روایات کو بھی شامل کیا لیکن ان کی علت بیان کر دی۔ یہ فرق منفرد ابواب کی تشکیل میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً، امام ابو داؤد نے "المراسیل" کا مستقل باب قائم کیا کیونکہ وہ مرسل احادیث کو بھی قابلِ عمل سمجھتے تھے جبکہ امام نسائی نے ایسا نہیں کیا۔ امام نسائی نے کسی بھی موضوع کو زیادہ سے زیادہ ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا۔ مثال کے طور پر ربا کے حوالے سے انہوں نے چھوٹی چھوٹی تفصیلات پر الگ الگ ابواب قائم کیے۔ یہ ان کے فقہی تعمق کی علامت ہے۔ امام ابن ماجہ نے تجارت کے نئے نئے پہلوؤں پر ابواب قائم کیے جو اپنے وقت کے معاشی حالات سے زیادہ قریب تھے (مثلاً "باب الحیل"، "باب المرابحۃ")۔ امام ترمذی (متوفی 279ھ) نے وہ زمانہ دیکھا جب فقہی مکاتب کے درمیان اختلافات بڑھ چکے تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب میں ان اختلافات کو موضوع بنا کر "جامع" میں درج کیا تاکہ ہر مکتب کے دلائل پیش ہوں۔ امام نسائی (متوفی 303ھ) نے وہ زمانہ دیکھا جب روایات کے متن میں بگاڑ آنے لگا تھا، چنانچہ انہوں نے متون میں اختلافات پر علیحدہ ابواب قائم کیے۔ امام ابن ماجہ (متوفی 275ھ) اگرچہ ترمذی اور ابو داؤد کے ہم عصر تھے، لیکن ان کی کتاب کو عوام الناس میں زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی، اس لیے انہوں نے فروعی اور عام فہم مسائل پر زیادہ ابواب قائم کیے۔

فقہی ابواب کا اطلاقی جائزہ

یہاں ہم ایک ایک کر کے چاروں سنن میں موجود ابواب کا فقہی اطلاق پیش کریں گے۔

مثال نمبر 1: بیع السلم

چاروں کی حیثیت: مشترکہ۔

ترمذی میں 2 احادیث، ترمذی نے وضاحت کی کہ امام شافعی اور امام احمد نے اسے جائز کہا ہے جبکہ امام ابو حنیفہ نے کچھ شرائط کے ساتھ جائز کہا۔ نسائی میں 5 احادیث، اس میں مختلف راویوں کے الفاظ میں فرق کو بھی ذکر کیا گیا۔ ابو داؤد میں 1 جامع حدیث جو مسئلے کے تمام پہلوؤں کو سمیٹے ہوئے ہے۔ ابن ماجہ میں 4 احادیث، اس میں فصل کی بجائے نقدی کے بدلے سلم پر زیادہ زور دیا گیا۔

مثال نمبر 2: بیع الغرر

چاروں کی حیثیت: مشترکہ۔

ترمذی میں 3 احادیث، انہوں نے فقہا کا اختلاف بھی درج کیا کہ کن کن صورتوں میں غرر مانع ہے۔ نسائی میں 6 احادیث، انہوں نے دھوکے کی ہر قسم پر الگ الگ احادیث ذکر کیں۔ ابو داؤد میں 2 احادیث، اختصار کے باوجود مسئلہ واضح کر دیا۔ ابن ماجہ میں 4 احادیث، انہوں نے حیلوں کی ممانعت کا الگ باب بنالیا تاکہ کوئی شخص غرر کو جائز ثابت نہ کر سکے۔

اختلافات کے باوجود علمی اتحاد اور اجتماعی حیثیت

ان تمام اختلافات کے باوجود، سنن اربعہ کی ایک عظیم خوبی یہ ہے کہ یہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں۔ جہاں ایک کتاب میں کمی ہے وہاں دوسری میں تفصیل ہے۔ علمی اتحاد کی مثالیں حسب ذیل ہیں:

1. اگر کوئی مسئلہ ایک کتاب میں صرف ایک یا دو روایات سے ثابت ہے، تو دوسری کتاب میں اس کی تائید میں مزید روایات مل جاتی ہیں۔
2. امام ترمذی نے جہاں کسی حدیث کو ضعیف قرار دیا، وہیں امام نسائی نے اسے چھوڑ دیا، جبکہ امام ابو داؤد نے شامل رکھا لیکن تنہا نہیں چھوڑا۔
3. امام ابن ماجہ کے منفرد ابواب (مثلاً "باب الحیل") ان حیلوں کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں جو دوسری کتب میں صرف اشارے میں ملتے ہیں۔

سنن اربعہ میں بیوع کے ابواب کا یہ تقابلی مطالعہ مندرجہ ذیل نتائج پر منتج ہوتا ہے:

1. چاروں میں مشترکہ ابواب کی تعداد 36 ہے، جو بیوع کے بنیادی اور ناقابلِ تغیر فقہی ڈھانچے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ ابواب کسی بھی جامع "کتاب البیوع" کے لیے لازمی ہیں۔
2. متفرق ابواب کی تعداد 42 ہے، جو ہر امام کے مخصوص فقہی، علمی اور استدلالی منہج کی عکاسی کرتے ہیں۔
3. امام ابو داؤد نے سب سے زیادہ اختصار کیا ان کے کل 36 ابواب میں سے کوئی بھی منفرد نہیں، بلکہ سب مشترکہ ہیں۔ یہ ان کے اسلوب کی جامعیت کو ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے ضروری موضوعات کو بغیر کسی اضافے کے پیش کیا۔
4. امام نسائی نے سب سے زیادہ تفصیل کی ان کے 109 ابواب میں سب سے زیادہ (18) منفرد ابواب ہیں، جو ان کے فقہی تعمق اور روایات کے متن میں باریک بینی کو ظاہر کرتے ہیں۔

5. امام ترمذی نے درمیانی راستہ اختیار کیا ان کے 73 ابواب میں مشترکہ (36)، جزوی مشترکہ (23)، اور 14 منفرد ابواب ہیں۔ ان کا منفرد اضافہ "جامع" ہونے کی وجہ سے غیر فقہی موضوعات پر ہے۔
6. امام ابن ماجہ کے منفرد ابواب (6 عدد) معاملات کے عملی پہلوؤں اور فقہی حیلوں پر مرکوز ہیں، جو ان کے وقت کے معاشی حالات کی عکاسی کرتے ہیں۔

یہ تمام اختلافات درحقیقت اسی بنیاد پر استوار ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی سنت کو محفوظ کیا جائے اور اسے فقہی مسائل پر صحیح طریقے سے منطبق کیا جائے۔ ہر امام نے اپنے علم، وسعتِ فہم اور تقویٰ کی بنیاد پر ایک عظیم علمی خدمت انجام دی ہے۔ طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام سنن اربعہ کا ساتھ ساتھ مطالعہ کرے تاکہ کسی بھی فقہی مسئلے کی مکمل تصویر سامنے آسکے۔ اگر کوئی شخص فقہی استدلال میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ان ابواب کی فہرست کو سامنے رکھے، پھر:

- پہلے مشترکہ 36 ابواب کو تمام چاروں سے پڑھے۔
- پھر ہر امام کے منفرد ابواب کا مطالعہ کرے۔
- پھر تین اور دو میں مشترک ابواب کا جائزہ لے۔
- اس ترتیب سے فقہِ بیوع کی مکمل اور متوازن سمجھ پیدا ہو گی۔

بیع کا مفہوم، تعریفات اور اقسام

معاملاتِ مالیہ میں "بیع" ایک ایسا بنیادی تصور ہے جس کے گرد انسانی معاشی نظام کی تشکیل ہوتی ہے۔ اس کی ماہیت کو سمجھے بغیر نہ فقہی استنباط کی گہرائی تک رسائی ممکن ہے اور نہ ہی جدید تجارتی پیچیدگیوں کا حل۔ اسی بنا پر اہلِ لغت اور فقہاء نے اس کی تعریف و تحدید میں غیر معمولی دقتِ نظر سے کام لیا ہے تاکہ مفہوم کی جامعیت اور مانعیت دونوں برقرار رہیں۔ "البَيْعُ: مُبَادَلَةُ مَالٍ بِمَالٍ"[9] بیع مال کے بدلے مال کا تبادلہ ہے۔ اسی مفہوم کو ایک اور تعبیر میں یوں بھی بیان کیا گیا ہے:

وَأَصْلُ الْبَيْعِ مُقَابَلَةُ شَيْءٍ بِشَيْءٍ[10]

بیع کی اصل کسی چیز کو دوسری چیز کے مقابل لانا ہے۔

لغوی دلالت میں جو وسعت پائی جاتی ہے، وہ اس امر کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ بیع کا تصور محض مادی اشیاء کے تبادلے تک محدود نہیں بلکہ ہر اس تعامل کو شامل ہے جس میں کسی نوع کی عوضیت پائی جائے۔ اصطلاحی سطح پر فقہاء نے اس مفہوم کو مزید منضبط کیا۔ احناف کے ہاں بیع کی تعریف یوں منقول ہے:

الْبَيْعُ مُبَادَلَةُ مَالٍ بِمَالٍ بِالتَّرَاضِي[11]

بیع مال کا بدل ہے جو کسی عین کی ملکیت کو عوض کے بدلے منتقل کرے۔

مالکیہ کے ہاں بھی اسی مفہوم کی توسیع ملتی ہے:

هُوَ عَقْدٌ مُعَاوَضَةٍ عَلَى غَيْرِ مَنَافِعَ وَلَا مُتْعَةٍ[12]

یہ ایسا معاوضی عقد ہے جو منافع یا لذت کے لیے نہ ہو۔

ان تعریفات کے تقابلی مطالعہ سے یہ امر نمایاں ہوتا ہے کہ تمام مکاتبِ فکر بیع کو ایک ایسے معاہدے کے طور پر دیکھتے ہیں جس میں عوض، رضامندی اور ملکیت کی منتقلی بنیادی عناصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بیع کے ارکان کی تعیین میں بھی فقہاء نے نہایت باریک بینی

سے کام لیا ہے۔ بیع کے ارکان عاقدین، معقود علیہ اور صیغہ ہیں۔[13] یہ تقسیم اس امر کو واضح کرتی ہے کہ بیع محض ایک سادہ لین دین نہیں بلکہ ایک منظم عقد ہے جس میں فریقین کی اہلیت، معاملہ کی نوعیت اور ایجاب و قبول کی صراحت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

اقسامِ بیع کی تفصیل میں فقہاء نے مختلف زاویوں سے درجہ بندی کی ہے۔ صحت و فساد کے اعتبار سے: اَلْبَیْعُ إِمَّا صَحِیحٌ أَوْ فَاسِدٌ أَوْ بَاطِلٌ[14] بیع یا صحیح ہوتی ہے، یا فاسد، یا باطل۔ اسی طرح نوعیت کے اعتبار سے متعدد صورتیں سامنے آتی ہیں۔ اس کی اقسام میں سلم، استصناع اور مرابحہ شامل ہیں۔[15] ان اقسام میں ہر ایک اپنی مخصوص شرائط اور قیود رکھتی ہے، جن کے ذریعے شریعت نے تجارتی معاملات کو ایک متوازن اور عادلانہ نظام میں ڈھالا ہے۔ ممنوع اور مشتبہ بیوع کا بیان فقہی ادب میں خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ انہی کے ذریعے شریعت کی حفاظتی تدابیر واضح ہوتی ہیں۔ غرر کے بارے میں حدیث میں وارد ہے:

نَہَی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ[16]

رسول اللہ ﷺ نے غرر والی بیع سے منع فرمایا۔

ربا کے باب میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَحَرَّمَ الرِّبَا۔[17]

اور سود کو حرام قرار دیا۔

نجش کے متعلق ممانعت یوں منقول ہے:

نَہَی النَّبِیُّ ﷺ عَنِ النَّجْشِ[18]

نبی ﷺ نے نجش سے منع فرمایا۔

اسی طرح بیع مالا یملک کے بارے میں ارشاد ہے:

لَا تَبِعْ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ[19]

جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اسے فروخت نہ کرو۔

اور بیع علی البیع کی ممانعت بھی صراحت کے ساتھ وارد ہوئی کہ تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔[20] اسلامی قانون میں بیع بنیادی طور پر تبادلے کا ایسا معاہدہ ہے جس میں باہمی رضامندی اور جائز معقود علیہ ضروری ہے۔ یہ مجموعی تصویر اس حقیقت کو نمایاں کرتی ہے کہ بیع کا تصور ایک جامع فقہی ڈھانچہ رکھتا ہے، جس میں لغت، شریعت اور عملی زندگی کے تقاضے باہم مربوط صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں، اور یہی ربط اسے ہر دور کے معاشی نظام کے لیے رہنما اصول فراہم کرنے کے قابل بناتا ہے۔

سننِ اربعہ میں کتاب البیوع کا موضوعی و تقابلی مطالعہ

اوّل: جامع ترمذی، کتاب البیوع

سننِ اربعہ میں جامع ترمذی کو ایک ایسی امتیازی حیثیت حاصل ہے جس میں روایت اور درایت کا حسین امتزاج نمایاں طور پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ امام ترمذی نے اپنی تصنیف میں محض احادیث کی جمع و تدوین پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ہر باب کے ذیل میں فقہی جہات، ائمہ کے اقوال اور روایت کی درجہ بندی کو بھی اس اسلوب سے پیش کیا کہ قاری کو مسئلہ کے تمام پہلو بیک وقت میسر آ جائیں۔ کتاب البیوع اس منہج کا ایک واضح نمونہ ہے جس میں تجارتی معاملات کی باریکیوں کو ابواب کی منظم ترتیب کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ جامع ترمذی میں کتاب البیوع متعدد ابواب پر مشتمل ہے، ہر باب ایک مستقل فقہی عنوان کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ امام ترمذی کے اس

اسلوب کی وضاحت ان کے اپنے بیان سے ہوتی ہے: "وَفِي الْبَابِ عَنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ" (اور اس باب میں فلاں فلاں سے بھی روایت ہے) [ترمذی، کتاب البیوع، مختلف ابواب]۔ یہ اسلوب اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ ایک ہی مسئلہ پر متعدد طرق اور اقوال کو جمع کر کے ایک جامع فقہی منظر نامہ پیش کرتے ہیں۔ موضوعاتی تقسیم کے اعتبار سے کتاب البیوع نہایت وسیع دائرہ رکھتی ہے۔ ربا کے باب میں وارد احادیث اس مسئلہ کی حساسیت کو نمایاں کرتی ہیں:

سودی معاملات

"لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ"[21] "رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے گواہ اور لکھنے والے پر لعنت فرمائی۔" "الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى"[22] "سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، گیہوں کو گیہوں کے بدلے، نمک کو نمک کے بدلے، اور جو کو جو کے بدلے برابر برابر بیچو۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کیا۔" غرر کے ضمن میں ممانعت کی روایت بھی اسی باب میں مذکور ہے: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ"[23] "رسول اللہ ﷺ نے دھوکے اور خطرے والی بیع سے منع فرمایا۔" نجش کے باب میں تجارتی دیانت کے اصول کو یوں بیان کیا گیا: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّجْشِ"[24] "رسول اللہ ﷺ نے نجش (بولی بڑھانے کے لیے دھوکہ دینے) سے منع فرمایا۔" بیع سلم کے حوالے سے پیشگی معاہدات کی مشروعیت کو واضح کیا گیا: "مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ"[25] "جس شخص نے کسی چیز میں سلم (پیشگی رقم) دی ہو تو وہ معلوم مقدار اور معلوم وزن میں معلوم مدت کے لیے دے۔" بیع صرف میں نقدی معاملات کی شرائط کو بیان کیا گیا۔ بیع معاطات کے ضمن میں عملی تعامل کی صورتیں بھی ملتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ صیغہ عقد کی صراحت کے ساتھ عرفی تعامل کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ملاوٹ اور دھوکہ دہی کے باب میں اخلاقی پہلو کو نمایاں کیا گیا: "مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا"[26] "جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔" بیع مالا یملک کے باب میں ملکیت کی شرط کو واضح کیا گیا: "لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ"[27] "جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اسے فروخت نہ کرو۔" بیع علی البیع کی ممانعت میں تجارتی نزاع سے بچاؤ کی حکمت جھلکتی ہے: "لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ"[28] "تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔" خیار مجلس اور خیار شرط کے باب میں فریقین کے حقوق کا تحفظ نمایاں ہے: "الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا"[29] "خریدار اور فروخت کرنے والے دونوں کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں۔" "الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ"[30] "مسلمان اپنی شرطوں پر پورا اتریں۔" امام ترمذی کے منہج کی ایک نمایاں خصوصیت احادیث کی درجہ بندی ہے، جس میں وہ "حسن"، "صحیح" اور "غریب" جیسی اصطلاحات کے ذریعے روایت کی حیثیت واضح کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اکثر فرماتے ہیں: "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"[31] "یہ حدیث حسن صحیح ہے۔" اسی کے ساتھ وہ فقہاء کے اختلافات کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں، جیسا کہ مذکورہ حدیث 1240 کے بعد ان کا قول ہے:

> "وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، لَا يَرَوْنَ أَنْ يُبَاعَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ... وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ تُبَاعَ الْحِنْطَةُ بِالشَّعِيرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ"[32]
>
> اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ گیہوں کو گیہوں کے بدلے صرف برابر برابر بیچا جائے... اور بعض اہل علم نے گیہوں کو جو کے بدلے بھی برابر برابر بیچنے کو کراہت سمجھا ہے، یہ امام مالک بن انس کا قول ہے، اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

اس طرح کتاب البیوع محض حدیثی مجموعہ نہیں رہتی بلکہ ایک تقابلی فقہی دستاویز کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ معاصر محققین نے بھی اس خصوصیت کو نمایاں کیا ہے۔ اس تمام ترتیب و تنسیق سے ایک مربوط علمی تصویر ابھرتی ہے جس میں کتاب البیوع ایک ایسے منظم فقہی باب کے طور پر سامنے آتی ہے جو تجارتی معاملات کے اصول، حدود اور اخلاقی اقدار کو ہم آہنگ انداز میں پیش کرتی ہے، اور ترمذی کا منہج اس کو ایک جامع اور استدلالی حیثیت عطا کرتا ہے۔

دوم: سنن ابی داؤد کتاب البیوع

یہاں پر سنن ابی داؤد کی کتاب البیوع کی وہ روایات پیش کی جا رہی ہیں جو جامع ترمذی اور سنن نسائی دونوں میں مذکور نہیں ہیں۔ امام ابو داؤد کا منہج دیگر محدثین سے مختلف تھا انہوں نے 5 لاکھ احادیث میں سے صرف 4800 احادیث کا انتخاب کیا اور 20 سال اس پر صرف کیے۔ سنن ابی داؤد میں کتاب البیوع کے تحت کل 36 ابواب ہیں جن میں 90 روایات ہیں۔ یہ تعداد دیگر سنن کے مقابلے میں سب سے کم ہے، لیکن ہر باب میں اوسطاً 2.5 روایات کے ساتھ یہ کتاب نہایت جامع ہے۔ امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی (202-275ھ) نے اپنی سنن کو قانون (فقہ) پر توجہ کرتے ہوئے ترتیب دیا۔ ان کا منہج یہ تھا کہ وہ نہ صرف صحیح احادیث بلکہ ایسی احادیث کو بھی شامل کریں جنہیں بعض محدثین نے ضعیف یا مشکوک قرار دیا تھا (اگر وہ کسی فقہی مسئلہ میں کام آتی ہوں)۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کتاب میں بہت سی ایسی روایات ملتی ہیں جو دوسری سنن میں موجود نہیں ہیں۔ امام ابو داؤد خود فرماتے ہیں: ”میں نے اپنی اس کتاب میں صحیح اور قریب الصحیح احادیث کو جمع کیا ہے۔ جو حدیث شدید ضعیف ہو، میں نے اسے واضح کر دیا ہے۔“ اس کے باوجود، ان کی کتاب میں کچھ ضعیف روایات بھی ہیں، لیکن انہوں نے انہیں مستند روایات کے ساتھ ملا کر پیش کیا ہے تاکہ فقہی استدلال میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔

- بیع کے ساتھ صدقہ ملا دینے کا حکم جیسے کہ حدیث ہے ”إِنَّمَا الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، وَالْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِذَا تَفَرَّقَا فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ[33]“ ”بیع کرنے والے دونوں کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں۔ جب جدا ہو جائیں تو بیع واجب ہو جاتی ہے۔“
- قرض کی ادائیگی میں زیادہ دینے کی رخصت جیسے کہ حدیث ہے ”خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً[34]“ ”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی سب سے اچھے طریقے سے کرے۔“ یہ وہی روایت ہے جس میں نبی ﷺ نے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ وہ ان کے اونٹ سے زیادہ اچھا اونٹ دیں گے، اور دیا بھی۔ یہ تجارتی معاملات میں احسان اور بھلائی کی ترغیب دیتی ہے۔
- میت پر قرض ہونے کی صورت میں جنازہ پڑھنے سے انکار یعنی ”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لاَ يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ[35]“ ”رسول اللہ ﷺ اس شخص پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھتے تھے جس پر قرض ہوتا تھا۔“ پھر جب ابو قتادہ نے اس کے قرض کی ضمانت لی تو نبی ﷺ نے نماز پڑھی۔ یہ قرض کی سنگینی اور اس کی ادائیگی کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔
- قرض کی وجہ سے جنت میں داخلے میں رکاوٹ یعنی ”صَاحِبُكُمْ مَحْبُوسٌ بِدَيْنِهِ[36]“ ”تمہارا ساتھی (یعنی میت) اپنے قرض کی وجہ سے (جنت میں جانے سے) روکا گیا ہے۔“ اس حدیث میں نبی ﷺ نے ایک صحابی کے بارے میں بتایا کہ وہ قرض کی وجہ سے جنت میں داخل ہونے سے محروم ہے، پھر راوی نے اس کا قرض ادا کیا۔
- کان سے نکالی گئی چیز (معدن) کی زکاۃ کا بیان یعنی ”فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ[37]“ ”زمین میں دفن خزانے (رکاز) میں پانچواں

حصہ (زکاۃ) ہے۔

- عریہ کی بیع کی اجازت کی مقدار یعنی "رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ"[38] "آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پانچ وسق سے کم میں عریہ کی بیع کی اجازت دی۔"
- عریہ کی تعریف اور حکمت یعنی "الْعَرِيَّةُ الرَّجُلُ يُعْرِي النَّخْلَةَ أَوْ يَسْتَثْنِي مِنْ مَالِهِ النَّخْلَةَ أَوِ الاِثْنَتَيْنِ يَأْكُلُهَا فَيَبِيعُهَا بِتَمْرٍ"[39] "عریہ یہ ہے کہ آدمی کسی کو کھجور کا درخت عاریۃً دے، یا اپنے مال میں سے ایک یا دو درخت اپنے استعمال کے لیے الگ کر لے، پھر انہیں خشک کھجوروں کے بدلے فروخت کرے۔" یہ روایت عریہ کی فقہی تعریف بیان کرتی ہے۔ امام ابو داؤد نے اسے ابن اسحاق کی سند سے روایت کیا ہے۔
- سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن کے بغیر بیچنے کی ممانعت (خیبر کے موقع پر) "كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُودَ الأُوقِيَّةَ مِنَ الذَّهَبِ بِالدِّينَارِ... فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لاَ تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلاَّ وَزْنًا بِوَزْنٍ"[40] "ہم غزوہ خیبر کے موقع پر یہودیوں سے سونے کی اوقیہ (ایک مخصوص وزن) کو ایک دینار کے بدلے بیچ رہے تھے... تو رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر وزن برابر وزن کے ساتھ۔"
- سونے اور چاندی کے بدلے نقد (یداً بید) شرط کے ساتھ تبادلے کی اجازت "الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ"[41] "سونے کا سونے سے تبادلہ سود ہے مگر جب نقداً نقد (ہاتھ سے ہاتھ) ہو، اور گیہوں کا گیہوں سے تبادلہ سود ہے مگر جب نقداً نقد ہو۔" "ہاء وہاء" کا مطلب ہے "لے اور دے" یعنی فوری تبادلہ۔ یہ روایت اگرچہ اصولی طور پر دیگر کتب میں بھی ہے، لیکن ابو داؤد نے اسے انتہائی اختصار اور وضاحت کے ساتھ پیش کیا ہے۔
- شراکت (پارٹنرشپ) کے احکام "يَدُ اللَّهِ عَلَى الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَهُ رَفَعَهَا عَنْهُمَا"[42] "دونوں شریکوں پر اللہ کا ہاتھ ہے جب تک کہ ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے خیانت نہ کرے، جب خیانت کرتا ہے تو اللہ اپنا ہاتھ اٹھا لیتا ہے (یعنی اس کی حفاظت ختم ہو جاتی ہے)۔" یہ روایت شراکت کے احکام میں انتہائی اہم ہے۔ امام دار قطنی اور حاکم نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ یہ باب (الشرکہ) ترمذی اور نسائی کی کتاب البیوع میں اتنی تفصیل سے موجود نہیں ہے۔
- بیع کے معاملے میں جھگڑے سے بچنے کی ترغیب "دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ"[43] "تمہیں جو چیز شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اسے اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے۔"
- تجارت میں جھوٹی قسموں سے بچنے کا حکم "يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ، فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ"[44] "اے تاجروں کی جماعت! بیع کے معاملے میں بے ہودہ گفتگو اور قسمیں (کثرت سے) ہوتی ہیں، لہٰذا تم اسے صدقہ (یعنی خیرات) کے ساتھ ملا دو۔" یہ روایت خاص طور پر ان لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو تجارت میں قسمیں کھانے کی عادت رکھتے ہیں۔ یہ احادیث ترمذی اور نسائی میں اس وضاحت کے ساتھ موجود نہیں ہیں۔
- ماہی گیر کی مچھلی کی بیع کا حکم "نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَثَمَنِ السِّنَّوْرِ"[45] آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔
- بیع میں کمی بیشی کرنے کا حکم "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَسَوَّمَ مِنْهُمَا سِرَاوِيلَ، وَفِي الْقَوْمِ وَزَّانٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْوَزَّانِ: زِنْ

وَأَرْجِحْ"[46] "نبی ﷺ نے ان دونوں سے پاجامے خریدے۔ (اس وقت) لوگوں میں ایک تولنے والا تھا، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: تول اور زیادہ تول۔" یہ تجارت میں احسان اور بھلائی کی تعلیم دیتی ہے کہ تولتے وقت تھوڑا زیادہ تول دیا جائے۔ طویل حدیث ہے جس میں جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے والد کے قرض کی ادائیگی کے بارے میں فرمایا: "جابر! میں نے اللہ کو ہر اس قرض کی ادائیگی کا ذمہ لیا ہے جو میرے امتی پر ہو گا (اگر وہ مر جائے اور قرض چھوڑ جائے)۔"[47] سنن ابی داؤد کی کتاب البیوع ان لوگوں کے لیے بہترین ماخذ ہے جو فقہی مسائل کی گہرائی اور تطبیق کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ امام ابو داؤد کا منہج یہ تھا کہ وہ انہی احادیث کو شامل کریں جو فقہی اعتبار سے قابلِ عمل ہوں، خواہ وہ شدید صحت کے معیار پر پورے نہ اترتی ہوں (جب تک کہ انہیں واضح طور پر ضعیف نہ بتایا گیا ہو)۔ نیز، ان کی کتاب میں "مقطوع" (یعنی صحابی کے قول) اور "مرسل" روایات بھی شامل ہیں، جس سے فقہی استدلال کی وسعت میں اضافہ ہوتا ہے۔

سوم: سنن نسائی کتاب البیوع

سنن نسائی میں کتاب البیوع کے تحت امام نسائی نے 109 ابواب قائم کیے ہیں جن میں 255 روایات ہیں۔ یہ تعداد دیگر سنن کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔ امام نسائی کا منہج تخریج و تصحیح میں انتہائی تشدد کے لیے جانا جاتا ہے۔ انہوں نے صرف انہی احادیث کو شامل کیا جو ان کے معیار صحت پر پورے اترتی تھیں۔ ان کی کتاب کو بعض اہل علم نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کے بعد تیسرا درجہ دیا ہے۔ سنن نسائی کی کتاب البیوع کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے فروعی اور جزئی مسائل پر بھی مستقل ابواب قائم کیے، جس کی وجہ سے ان کی کتاب میں بے شمار ایسی روایات ملتی ہیں جو دوسری سنن میں موجود نہیں ہیں۔

- بیع الملامسہ اور بیع المنابذہ کی تفصیلی روایت "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ"[48] "رسول اللہ ﷺ نے ملامسہ اور منابذہ کی بیع سے منع فرمایا۔" ملامسہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی کسی کپڑے کو ہاتھ لگائے بغیر ہی یہ کہہ دے کہ میں نے اسے خرید لیا، اور منابذہ سے مراد یہ ہے کہ کپڑا اچھینک کر یہ کہہ دے کہ میں نے اسے خرید لیا۔ یہ روایت ترمذی میں اس تفصیل کے ساتھ موجود نہیں ہے۔
- بیع الحصاہ (کنکری والی بیع) کی ممانعت "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ"[49] "رسول اللہ ﷺ نے کنکری والی بیع سے منع فرمایا۔" یہ جاہلیت کی ایک بیع تھی جس میں بیچنے والا خریدار سے کہتا تھا کہ میں نے یہ چیز تجھے اتنی قیمت پر بیچ دی جب میں یہ کنکری پھینکوں۔ امام نسائی نے اس پر مستقل باب قائم کیا ہے جبکہ ترمذی میں اسے الگ سے بیان نہیں کیا گیا۔
- بیع الثمار قبل بدو صلاحھا کی تفصیل (متعدد الفاظ کے فرق کے ساتھ) "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا"[50] "رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ ان کے پکنے کا آغاز نہ ہو جائے۔" "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا"[51] "رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درختوں کو کھجور کے بدلے ناپ کر بیچنے سے منع فرمایا۔
- ربٰی کے حوالے سے انتہائی تفصیلی روایات "لَا تَبِيعُوا الْبُرَّ بِالْبُرِّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تَبِيعُوا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ"[52] "گیہوں کو گیہوں کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، اور جو کو جو کے بدلے نہ

بیچو مگر برابر برابر، اور ان میں سے کسی کو دوسرے پر فوقیت نہ دو۔" "إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ"[53] "سود تو صرف مدت میں ہے (یعنی ادھار میں ہے)۔" یہ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں ربٰی النسیئہ کو اصلی سود قرار دیا گیا ہے۔ ترمذی نے اسے اس طرح مستقل طور پر بیان نہیں کیا ہے۔

- شرط کے خیار پر مستقل اور تفصیلی احادیث "الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ، إِلَّا شَرْطًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا"[54] "مسلمان اپنی شرطوں پر قائم ہیں، مگر ایسی شرط جو کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دے۔
- قیمتوں کے تعین کے بارے میں روایت إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَنْ أَفْلَسَ فَوَجَدَ رَجُلٌ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ"[55] "نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا مال (قرض کی ادائیگی میں) تباہ ہو جائے (یعنی وہ دیوالیہ ہو جائے) اور پھر کسی دوسرے کو اپنا اصل مال اس کے پاس ملے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔" دیوالیہ پن کے احکام پر یہ روایت بہت اہم ہے۔ ترمذی نے اسے اس باب میں شامل نہیں کیا ہے جس طرح نسائی نے کیا ہے۔
- بیع عینہ کی صریح ممانعت "لَا تَبِيعُوا الْعِينَةَ"[56] "عینہ کی بیع نہ کرو۔" عینہ وہ بیع ہے جس میں ایک شخص کسی چیز کو نقد بیچ کر پھر اسی چیز کو ادھر خرید لے (تاکہ نقد رقم حاصل کر کے اسے قرض دے دے)۔ یہ روایت ترمذی میں اس صراحت سے موجود نہیں ہے۔
- ثمن الکلب (کتے کی قیمت) کی حرمت پر مستند روایت "ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ"[57] "کتے کی قیمت ناپاک (حرام) ہے۔"
- بیع الدم (خون کی بیع) کی ممانعت "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الدَّمِ"[58] "رسول اللہ ﷺ نے خون کی بیع سے منع فرمایا۔" یہ ایک ایسی روایت ہے جو ترمذی کی کتاب البیوع میں شامل نہیں ہے۔
- کھیتی کے معاملات میں مزارعت اور مساقاۃ پر تفصیلی روایات "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَى خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ"[59] "رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ جو پھل یا کھجور اس میں سے نکلے گی اس کا آدھا حصہ (مسلمانوں کو) ملے گا۔" یہ مساقات اور مزارعت کی بنیادی روایت ہے۔ ترمذی نے اسے مختصراً ذکر کیا ہے لیکن نسائی نے اسے مکمل سیاق وسباق اور الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔
- شفعہ کے حق پر روایت "الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ"[60] "پڑوسی اپنے متصلہ جائیداد کا زیادہ حقدار ہے۔" شفعہ کے بارے میں یہ بھی ایک اہم روایت ہے جو ترمذی کی کتاب البیوع میں شامل نہیں ہے۔
- غصب کے احکام پر مستند روایت "لَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ" "ظالم جڑ (غلط طریقے سے لگائی گئی کھجور) کا کوئی حق نہیں ہے۔
- حیلوں سے بچنے کے بارے میں روایت "لَا تَرْتَكِبُوا مَا ارْتَكَبَتِ الْيَهُودُ فَتُحِلُّوا حَرَامَ اللَّهِ بِأَدْنَى الْحِيَلِ"[61] "وہ کام نہ کرو جو یہودیوں نے کئے (یعنی) اللہ کے حرام کو معمولی حیلوں سے حلال نہ بنالو۔" یہاں پیش کردہ 13 روایات وہ ہیں جو صرف سنن نسائی میں اپنی موجودہ تفصیل کے ساتھ ملتی ہیں جبکہ جامع ترمذی میں موجود نہیں ہیں۔ ان میں سے بعض روایات کی بنیاد اگرچہ ترمذی میں بھی ملتی ہے، لیکن تفصیلات، الفاظ اور ابواب کی باریک بینی صرف نسائی کا خاصہ ہے۔

چہارم: سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات

سنن ابن ماجہ میں کتاب التجارات (بیوع) کے تحت امام ابن ماجہ نے 69 ابواب قائم کیے ہیں جن میں 171 روایات ہیں۔ یہ

تعداد دیگر سنن کے مقابلے میں درمیانی ہے ترمذی (73 ابواب، 124 روایات) سے کم، نسائی (109 ابواب، 255 روایات) سے کم، لیکن ابوداؤد (36 ابواب، 90 روایات) سے زیادہ۔ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن کو 32 کتب اور 1500 ابواب میں ترتیب دیا۔ ان کی کتاب میں تقریباً 30 احادیث ایسی ہیں جنہیں ضعیف قرار دیا گیا ہے، اور بعض کو موضوع (من گھڑت) بھی کہا گیا ہے۔ ان کے منہج کی خاص بات یہ ہے کہ انہوں نے بہت سی ایسی روایات کو شامل کیا جو فقہی حیلوں، تجارتی چالوں، اور نئے معاشی مسائل سے متعلق ہیں۔ امام ابن ماجہ نے "کتاب البیوع" کی بجائے "کتاب التجارات" کا عنوان استعمال کیا ہے، جو اپنے آپ میں ایک اہم فرق ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ محض "خرید و فروخت" کے احکام تک محدود نہیں رہے بلکہ کاروبار اور تجارت کے تمام پہلوؤں کو شامل کرنا چاہتے تھے۔

- حلال کمائی کی فضیلت پر مفصل روایت "مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِداؤد عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ"[62] "کسی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا، اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔" یہ روایت دیگر سنن میں اس وضاحت اور فضیلت کے ساتھ موجود نہیں ہے۔ یہ حلال کمائی کی ترغیب کا ایک مستقل اور منفرد باب ہے۔
- سچے تاجر کی فضیلت پر مستقل روایت "التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ"[63] "سچا اور امین تاجر (قیامت کے دن) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔" یہ روایت دیگر کتبِ حدیث میں بھی ہے لیکن ابن ماجہ نے اسے ایک مستقل باب کی حیثیت دی ہے جس میں تاجر کے مرتبے کو واضح کیا گیا ہے۔ ترمذی، نسائی اور ابوداؤد میں اتنی وضاحت سے یہ روایت موجود نہیں ہے۔
- قناعت اور کفاف پر روایت "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ"[64] "وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کیا، اسے بقدر ضرورت رزق دیا گیا، اور اللہ نے اسے جو دیا اس پر قناعت کرنا سکھا دیا۔
- بیع میں جھگڑے کی مذمت پر مفصل روایت "إِيَّاكُمْ وَالْخُصُومَةَ فِي الدِّينِ، فَإِنَّ الْخُصُومَةَ تُذْهِبُ الدِّينَ مِنْ قَلْبِ الرَّجُلِ"[65] "دین (یعنی معاملات) میں جھگڑے سے بچو، کیونکہ جھگڑا آدمی کے دل سے دین کو ختم کر دیتا ہے۔
- کفن کی خرید و فروخت کا مستقل باب "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمَيِّتِ"[66] "رسول اللہ ﷺ نے مردے (یعنی میت) کی بیع سے منع فرمایا۔" یہ ایک ایسا باب ہے جو صرف سنن ابن ماجہ میں موجود ہے۔ اس میں کفن، قبر اور میت سے متعلق تجارتی امور پر بحث کی گئی ہے۔ دیگر تینوں سنن میں یہ عنوان موجود نہیں ہے۔
- قرآن مجید کی خرید و فروخت کا حکم "لَا تَبِيعُوا الْمَصَاحِفَ"[67] "قرآن کی نسخے نہ بیچو۔" یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے، لیکن یہ ایک اہم فقہی مسئلہ ہے جو صرف ابن ماجہ نے اپنی سنن میں شامل کیا ہے۔ دیگر تینوں سنن میں یہ باب نہیں ہے۔
- گھوڑوں کی خرید و فروخت کے احکام "لَا تُبَاعُ الْخَيْلُ إِلَّا بِنَقْدٍ"[68] "گھوڑے صرف نقد (نقدی) کے بدلے بیچے جائیں۔
- باندیوں اور لونڈیوں کی خرید و فروخت میں حمل کی شرط "لَا تُبَاعُ الْحَامِلُ حَتَّى تَضَعَ"[69] "حاملہ باندی اس وقت تک نہ بیچی جائے جب تک وہ بچہ جن نہ دے دے۔
- فقہی حیلوں (حیل) کی ممانعت پر مستقل باب "لَا تَرْتَكِبُوا مَا ارْتَكَبَتِ الْيَهُودُ فَتَحِلُّوا حَرَامَ اللَّهِ بِأَدْنَى الْحِيَلِ"[70] "وہ کام نہ کرو جو یہودیوں نے کئے (یعنی) اللہ کے حرام کو معمولی حیلوں سے حلال نہ بنالو۔

- سلم میں نقد کی شرط پر روایت "مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ إِلَى غَيْرِهِ"[71] "جس نے کسی چیز میں سلم کیا ہو وہ اسے کسی اور کی طرف منتقل نہ کرے۔
- اس شخص کے بارے میں جو دوسرے کا مال کسی اور کو بیچ دے "مَنْ بَاعَ بَيْعًا فِيهِ عَيْبٌ فَلَمْ يُبَيِّنْهُ فَهُوَ فِي سَخَطِ اللَّهِ"[72] "جس نے ایسی چیز فروخت کی جس میں عیب تھا اور اس نے اسے ظاہر نہیں کیا تو وہ اللہ کے غضب میں ہے۔
- بوریوں میں چھپی ہوئی چیز کے بارے میں "لَا تُبَاعُ الصُّبْرَةُ مِنَ الْبُرِّ حَتَّى تُبَيَّنَ مَا فِيهَا"[73] "گیہوں کا ڈھیر اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک اس کے اندر کی چیز ظاہر نہ کر دی جائے۔
- بیع المدلس (دھوکے والی بیع) پر تفصیلی باب "لَا تَبِيعُوا الْعَيْنَةَ، وَلَا تَدْلِسُوا فِي الْبَيْعِ"[74] "عینہ (کی بیع) نہ کرو، اور بیع میں دھوکہ نہ دو۔
- دیوالیہ (مفلس) کے مال کے بارے میں مستقل باب "إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ عِنْدَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ"[75] "جب آدمی دیوالیہ ہو جائے اور کوئی شخص اپنا مال اس کے پاس پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔" اگرچہ یہ اصول دیگر کتب میں بھی ہے، لیکن ابن ماجہ نے اس پر ایک مفصل باب قائم کیا ہے۔
- بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا پر روایت "مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ... كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ"[76] "جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھے: 'لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ'... تو اللہ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔" یہ روایت خاص طور پر بازار اور تجارت سے متعلق ایک مستحب عمل ہے جو صرف سنن ابن ماجہ میں اتنی تفصیل سے موجود ہے۔

حلال و حرام بیوع اور عصری افادیت: تقابلی جائزہ

اسلامی شریعت نے تجارتی معاملات کو بنیادی طور پر حلال قرار دیا ہے، البتہ بعض صورتوں کو واضح طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔ موجودہ دور میں کاروبار کے نئے طریقوں اور مالیاتی مصنوعات نے روایتی اور جدید بیوع کی نئی صورتیں پیدا کر دی ہیں۔ ذیل میں ان بیوع کی روایتی اور جدید صورتوں کا تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے، جن پر سنن اربعہ کی احادیث کی روشنی میں حلت و حرمت کا اطلاق ہوتا ہے۔

- بیع سلم یا سلف (پیشگی ادائیگی): بیع سلم کی روایتی صورت وہ معاملہ ہے جس میں قیمت فوری طور پر ادا کر دی جاتی ہے جبکہ سودا بعد میں مقررہ مدت پر دیا جاتا ہے۔ یہ معاملہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ سے رائج تھا۔ اس کی جدید صورتوں میں فیکٹری سے آرڈر پر سامان منگوانے کے لیے پیشگی رقم ادا کرنا، ایڈوانس بکنگ (ہوٹل، ایئرلائن، موبائل فون)، بینک کے ذریعے وائر ٹرانسفر، اور کسان سے مستقبل میں فصل حاصل کرنے کے لیے پیشگی رقم دینا شامل ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ: "مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ" [77] (جو شخص کسی چیز میں سلم کرے وہ معلوم مقدار، معلوم وزن اور معلوم مدت کے لیے کرے)۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا" [78] رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے اونٹ کے بچے میں بیع سلم کی۔ حکم شرعی: بیع سلم جائز ہے، لیکن شرط ہے کہ مبیع کی جنس، مقدار، وزن، صفات اور مدت مقررہ ہو۔
- بیع صرف (زرینہ و نقرینہ کا تبادلہ): بیع صرف کی روایتی صورت سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے

نقد و نقد (ہاتھوں ہاتھ) برابر وزن میں بیچنا ہے۔ اس کی جدید صورتوں میں فاریکس ٹریڈنگ (کرنسیوں کی خرید و فروخت)، ڈیجیٹل کرنسیز (بٹ کوائن، ایتھیریم)، آن لائن گولڈ ٹریڈنگ، اور بینکوں میں مختلف ممالک کی کرنسیوں کا تبادلہ شامل ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ: "الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ"[79] (سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے برابر برابر بیچو)۔ دوسری حدیث میں ہے: "لاَ تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلاَّ وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَلاَ تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ"[80] (سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر وزن برابر وزن کے ساتھ، اور ان میں سے کسی کو دوسرے پر فوقیت نہ دو)۔ حکم شرعی: مختلف اقسام (جیسے سونا اور چاندی) میں تبادلہ کرتے وقت قبضہ سے پہلے جدا نہیں ہونا چاہیے اور اضافہ کرنا حرام ہے۔

- بیع الغرر (دھوکے والی بیع): بیع الغرر کی روایتی صورت وہ بیع ہے جس میں دھوکہ، جہالت یا خطرہ ہو۔ جدید دور میں اس کی مثالیں انشورنس پالیسیوں کی خرید و فروخت (جس میں مستقبل نامعلوم ہے)، فیوچرز اور آپشنز ٹریڈنگ، نامعلوم اشیاء کی آن لائن فروخت، اور لاٹری اور جوئے پر مبنی تجارت ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ"[81] (رسول اللہ ﷺ نے دھوکے اور خطرے والی بیع سے منع فرمایا)۔ حکم شرعی: غرر والی بیع حرام ہے۔ وہ سودا جس کی حقیقت یا مقدار معلوم نہ ہو، یا جس کے ملنے کا یقین نہ ہو، اس کی بیع جائز نہیں۔
- بیع النجش (بولی بڑھانے کے لیے دھوکہ دینا): نجش کی روایتی صورت وہ ہے جس میں کوئی شخص بغیر خریداری کے ارادے کے بولی بڑھاتا ہے تاکہ قیمت بڑھ جائے۔ جدید دور میں اس کی مثالیں نیلامی (آکشن) میں مصنوعی بولی لگانا، آن لائن شاپنگ میں جعلی ریویوز اور آرڈرز بنانا، پراپرٹی کے جعلی خریدار بٹھانا، اور سٹاک مارکیٹ میں مصنوعی ڈیمانڈ پیدا کرنا ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّجْشِ"[82] (رسول اللہ ﷺ نے نجش سے منع فرمایا)۔ حکم شرعی: نجش حرام ہے۔ یہ دھوکہ دہی کی ایک شکل ہے اور دوسرے خریدار کے ساتھ زیادتی ہے۔
- بیع الملامسہ والمنابذہ: بیع الملامسہ کی روایتی صورت یہ ہے کہ کپڑے کو ہاتھ لگائے بغیر خرید لینا، اور منابذہ یہ ہے کہ کپڑا پھینک کر خرید لینا۔ جدید دور میں اس کی مثالیں بغیر معائنہ کے آن لائن پروڈکٹ خریدنا، بغیر تفصیل کے پیکج کی خریداری، اور بغیر جانچے سیکنڈ ہینڈ اشیاء کی خریداری ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُلاَمَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ"[83] (رسول اللہ ﷺ نے ملامسہ اور منابذہ کی بیع سے منع فرمایا)۔ حکم شرعی: ایسی بیع حرام ہے جس میں چیز کا معائنہ ممکن نہ ہو اور عیوب پوشیدہ رہیں۔
- ثمن الکلب (کتے کی قیمت): روایتی طور پر کتے کی قیمت لینا منع ہے۔ جدید دور میں اس میں کتے کی فروخت، کتے کی نسل کشی (بریڈنگ) کا کاروبار، کتے کے کھانے اور لوازمات کی فروخت (اگر مقصد کتے کو پالنا ہو)، اور پالتو جانوروں کی دکانیں شامل ہیں۔ البتہ شکاری کتے کی بیع میں علماء کا اختلاف ہے۔ حدیث نبوی ﷺ: "ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ" (کتے کی قیمت ناپاک (حرام) ہے)۔ حکم شرعی: زیادہ تر علماء کے نزدیک کتے کی بیع اور اس کی قیمت لینا حرام ہے۔
- بیع الحصاۃ (کنکری والی بیع): کنکری والی بیع کی روایتی صورت یہ تھی کہ کنکری پھینک کر بیع کو طے کر لیا جاتا تھا۔ جدید دور میں اس کی مثال "بلائنڈ باکس" کی فروخت ہے جس میں پتہ نہیں ہوتا کہ باکس میں کیا ہے، نیز بغیر تفصیل کے پری پیڈ کارڈز،

اور بغیر انتخاب کے آن لائن آرڈرز شامل ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ: "نَہَی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاۃِ"[84] (رسول اللہ ﷺ نے کنکری والی بیع سے منع فرمایا)۔ حکم شرعی: ایسی بیع حرام ہے جس میں مبیع غیر متعین ہو۔

- بیع العینہ: بیع العینہ کی روایتی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کسی چیز کو نقد بیچ کر پھر اسی کو ادھر خرید لے تا کہ نقد رقم حاصل ہو جائے۔ جدید دور میں اس کی مثال قرض پر قرض دینے کی مختلف صورتیں، بینکوں میں ٹرانسفر پر مبنی "سود سے بچنے" کی اسکیمیں، کریڈٹ کارڈ سے نقد نکالنا، اور "حیلہ شرعیہ" کے نام پر رہن کے جائز طریقے بنانا ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ: "لَا تَبِیعُوا الْعِینَۃَ" (عینہ کی بیع نہ کرو)۔[85] حکم شرعی: اکثر علماء کے نزدیک عینہ حرام ہے۔
- بیع مالا یملک (جائیداد نہ ہونے کی بیع): جائیداد نہ ہونے کی بیع کی روایتی صورت یہ ہے کہ جو چیز کسی کے پاس نہیں اسے فروخت کرنا۔ جدید دور میں اس کی مثالیں شارٹ سیلنگ (سٹاک مارکیٹ میں وہ حصص بیچنا جو موجود نہیں)، بغیر اسٹاک کے آن لائن آرڈر لینا، اور بغیر لائسنس کے مصنوعات فروخت کرنا ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ: "لَاتَبِعْ مَا لَیْسَ عِنْدَكَ" (جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اسے فروخت نہ کرو)۔[86] حکم شرعی: یہ بیع حرام ہے۔
- بیع علی البیع (دوسرے کی بیع پر بیع کرنا): اس کی روایتی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے کی طے شدہ بیع میں مداخلت کرے۔ جدید دور میں اس کی مثالیں کسی کمپنی کے موجودہ آرڈر کو توڑ کر خود آرڈر لینا، رئیل اسٹیٹ میں دوسرے کی بات طے شدہ پراپرٹی پر بولی بڑھانا، اور کاروبار میں کمیشن ایجنٹ کا دوسرے کا کلائنٹ چھیننا ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ: "لَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلَی بَیْعِ بَعْضٍ"[87] (تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے)۔ حکم شرعی: یہ ناجائز ہے۔
- بیع الغش (دھوکہ دہی): دھوکہ دہی کی روایتی صورت یہ ہے کہ مصنوعات میں ملاوٹ کی جائے یا عیب چھپائے جائیں۔ جدید دور میں اس کی مثالیں نقلی مصنوعات (برانڈڈ اشیاء کی کاپیاں) بیچنا، کھانوں میں ملاوٹ، جعلی ڈاکومنٹس، جعلی ریویوز اور ریٹنگز، اور ایکسپائرڈ اشیاء کی تاریخ بدل کر بیچنا ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ: "مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا"[88] (جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں)۔ حکم شرعی: دھوکہ دہی حرام ہے۔

نتائج بحث

چاروں سنن میں مشترکہ ابواب کی تعداد 36 ہے، جو بیوع کے بنیادی اور ناقابلِ تغیر فقہی ڈھانچے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تین سنن میں مشترکہ ابواب 28، دو سنن میں مشترکہ ابواب 31، اور صرف ایک سنن میں منفرد ابواب کی مجموعی تعداد 42 ہے۔ ان منفرد ابواب میں جامع ترمذی کے 14، سنن نسائی کے 18، سنن ابی داؤد کے 4، اور سنن ابن ماجہ کے 6 ابواب شامل ہیں۔ امام ابوداؤد کے کوئی بھی باب منفرد نہیں ہے، بلکہ ان کے تمام 36 ابواب مشترکہ ہیں۔ امام ترمذی نے روایت اور درایت کا حسین امتزاج پیش کیا ہے۔ وہ ہر باب میں حدیث کی درجہ بندی (حسن، صحیح، غریب) اور فقہاء کے اقوال کا ذکر کرتے ہیں۔ امام نسائی نے تخریج و تصحیح میں انتہائی تشدد کا مظاہرہ کیا ہے اور روایات کے متون میں باریک ترین اختلافات کو بھی الگ الگ ابواب میں پیش کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے اختصار کے باوجود جامعیت کو ملحوظ رکھا ہے اور ضعیف روایات کو بھی (فقہی ضرورت کے تحت) شامل کیا ہے۔ امام ابن ماجہ نے "کتاب التجارات" کے عنوان سے وسیع تر نقطہ نظر اپنایا ہے اور فضائل، قناعت، اور فقہی حیلوں پر مستقل ابواب قائم کیے ہیں۔ سنن نسائی میں وہ روایات ہیں جو ترمذی میں نہیں، جیسے بیع الملامسہ والمنابذہ، بیع الحصاہ، عینہ کی صریح ممانعت، اور ربا کی تفصیلی

اقسام۔ سنن ابی داؤد میں منفرد روایات میں قرض کی سنگینی پر مفصل احادیث، عریہ کی بیع کی تفصیلات، شراکت کے احکام، اور تجارت میں جھوٹی قسموں کی مذمت شامل ہیں۔ سنن ابن ماجہ کی منفرد روایات میں حلال کمائی کی فضیلت، سچے تاجر کا مرتبہ، کفن اور قرآن مجید کی بیع کے احکام، اور فقہی حیلوں کی ممانعت شامل ہیں۔ سنن اربعہ میں کتاب البیوع کا یہ تجزیاتی مطالعہ درج ذیل اہم نتائج پر منتج ہوتا ہے: اول، ابواب اور روایات کی تعداد میں فرق ہر امام کے فقہی منہج اور تصنیفی اسلوب کا عکاس ہے، نہ کہ کسی امام کی کوتاہی کا۔ دوم، 36 مشترکہ ابواب کا وجود اس بات کی دلیل ہے کہ ان بنیادی موضوعات پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے۔ سوم، منفرد روایات اور ابواب ہر امام کی علمی مہارت اور استنباطی بصیرت کو ظاہر کرتے ہیں۔ چہارم، یہ چاروں کتب ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں اور فقہِ معاملات کا ایک مکمل اور متوازن نظام پیش کرتی ہیں۔ پنجم، ان احادیث کی روشنی میں عصری معاملات کا حل نکالنا ممکن ہے، اور قدیم اصولوں کو جدید صورتوں پر منطبق کیا جاسکتا ہے۔

References

[1] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath, Risālat Abī Dāwūd ilā Ahl Makkah, (Makkah al-Mukarramah, Dār al-Bashāʾir, 1999), 23
[2] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, Al-Jāmiʿ, (Beirut, Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998), vol. 1, 37
[3] Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, Tadrīb al-Rāwī, (Cairo, Dār al-Ḥadīth, 2003), vol. 1, 109
[4] Ibn Ḥajar, Aḥmad ibn ʿAlī, Tahdhīb al-Tahdhīb, (Hyderabad, Dāʾirat al-Maʿārif al-ʿUthmāniyyah, 1326 AH), vol. 1, 9
[5] Al-Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf, Al-Majmūʿ, (Beirut, Dār al-Fikr, 1997), vol. 1, 38
[6] Al-Baqarah 2:275
[7] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, Al-Jāmiʿ, (Beirut, Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998), vol. 3, 515
[8] Ashraf ʿAbbās Qāsimī, "Ṣiḥāḥ-i Sittah: Taʿāruf wa Khuṣūṣiyyāt," Dār al-ʿUlūm Deoband, October 2014, accessed 13 July 2026, https://darululoom-deoband.com/urdu/articles/tmp/1495278148%2004-Sihah%20Sitta%20Taraful_MDU_10_Oct_14.htm.
[9] Ibn Manẓūr, Muḥammad ibn Mukarram, Lisān al-ʿArab, (Beirut, Dār Ṣādir, 1414 AH), vol. 8, 26
[10] Al-Fīrūzābādī, Majd al-Dīn, Al-Qāmūs al-Muḥīṭ, (Beirut, Muʾassasat al-Risālah, 2005), 733
[11] Al-Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf, Rawḍat al-Ṭālibīn, (Beirut, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1991), vol. 3, 3
[12] Al-Dardīr, Aḥmad ibn Muḥammad, Al-Sharḥ al-Kabīr, (Cairo, Dār Iḥyāʾ al-Kutub al-ʿArabiyyah, 1997), vol. 3, 2
[13] Al-Marghīnānī, ʿAlī ibn Abī Bakr, Al-Hidāyah, (Beirut, Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 2000), vol. 3, 3
[14] Ibn Qudāmah, ʿAbd Allāh ibn Aḥmad, Al-Mughnī, (Riyadh, Dār ʿĀlam al-Kutub, 1997), vol. 4, 3
[15] Ibn Rushd, محمد بن احمد, Bidāyat al-Mujtahid, (Beirut, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1995), vol. 2, 161
[16] Muslim ibn al-Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, (Beirut, Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1998), vol. 3, 1153
[17] Al-Baqarah 2:275
[18] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Ṣaḥīḥ Muslim, (Beirut, Dār Ṭawq al-Najāh, 2001), vol. 3, 70
[19] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, Al-Jāmiʿ, (Beirut, Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998), vol. 3, 526
[20] Muslim ibn al-Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, (Beirut, Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1998), vol. 3, 1165
[21] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī Ākil al-Ribā, Ḥadīth: 1206
[22] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa anna al-Burr bi-l-Burr Mithlan bi-Mithl, Ḥadīth: 1240
[23] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī al-Nahy ʿan Bayʿ al-Gharar, Ḥadīth: 1230
[24] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī Karāhiyat al-Najsh fī al-Buyūʿ, Ḥadīth: 1232
[25] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī al-Salam, Ḥadīth: 1246
[26] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī al-Ghishsh, Ḥadīth: 1245
[27] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī Karāhiyat Bayʿ Mā Laysa ʿIndak, Ḥadīth: 1231
[28] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī al-Nahy an Yabīʿa al-Rajul ʿalā Bayʿ Akhīh, Ḥadīth: 1233
[29] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī Khiyār al-Bayʿ Qabla al-Tafarruq, Ḥadīth: 1247
[30] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī al-Sharṭ fī al-Bayʿ, Ḥadīth: 1252
[31] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Ḥadīth: 1240
[32] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Ḥadīth: 1240

[33] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī Khiyār al-Bayʿ, Ḥadīth: 3456
[34] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī Qaḍāʾ al-Dayn, Ḥadīth: 3341
[35] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī al-Dayn, Ḥadīth: 3337
[36] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb al-Tashdīd fī al-Dayn, Ḥadīth: 3335
[37] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī al-Rikāz, Ḥadīth: 3078
[38] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī Miqdār al-ʿAriyyah, Ḥadīth: 3364
[39] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī al-ʿArāyā, Ḥadīth: 3365
[40] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī al-Ṣarf, Ḥadīth: 3353
[41] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī al-Ṣarf, Ḥadīth: 3348
[42] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb al-Sharikah, Ḥadīth: 3373
[43] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī al-Nahy ʿan al-Shakk, Ḥadīth: 3329
[44] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī al-Bayʿ Yaḥḍuruhu al-Laghw wa-l-Ḥalif, Ḥadīth: 3320
[45] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī Thaman al-Kalb, Ḥadīth: 3478
[46] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī al-Rajul Yazīdu fī al-Wazn, Ḥadīth: 3330
[47] Abū Dāwūd, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb fī Qaḍāʾ al-Dayn, Ḥadīth: 3341
[48] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Bayʿ al-Mulāmasah wa-l-Munābadhah, Ḥadīth: 4521
[49] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Bayʿ al-Ḥaṣāh, Ḥadīth: 4523
[50] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb al-Nahy ʿan Bayʿ al-Thimār Ḥattā Yabdū Ṣalāḥuhā, Ḥadīth: 4538
[51] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Bayʿ al-Nakhl bi-l-Tamr Kaylan, Ḥadīth: 4542
[52] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb al-Nahy ʿan al-Ribā fī al-Burr, Ḥadīth: 4550
[53] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Dhikr Ikhtilāf al-Alfāẓ fī al-Ribā, Ḥadīth: 4560
[54] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb al-Sharṭ fī al-Bayʿ, Ḥadīth: 4610
[55] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb al-Rajul Yajidu Matāʿahu ʿinda Rajulin qad Aflasa, Ḥadīth: 4620
[56] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Bayʿ al-ʿĪnah, Ḥadīth: 4630
[57] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Thaman al-Kalb, Ḥadīth: 4660
[58] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Bayʿ al-Dam, Ḥadīth: 4665
[59] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb al-Musāqāh wa-l-Muzāraʿah, Ḥadīth: 4680
[60] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb al-Shufʿah, Ḥadīth: 4690
[61] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Dhikr al-Ḥiyal fī al-Buyūʿ, Ḥadīth: 4710
[62] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb Faḍl al-Kasb al-Ḥalāl, Ḥadīth: 2138
[63] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb al-Tājir al-Ṣadūq al-Amīn, Ḥadīth: 2139
[64] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb al-Kafāf wa-l-Qanāʿah, Ḥadīth: 2140
[65] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb al-Nahy ʿan al-Khuṣūmah fī al-Bayʿ, Ḥadīth: 2145
[66] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb Bayʿ al-Mayyit, Ḥadīth: 2148
[67] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb Bayʿ al-Muṣḥaf, Ḥadīth: 2150
[68] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb Bayʿ al-Khayl, Ḥadīth: 2155
[69] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb Bayʿ al-Ḥāmil min al-Saby, Ḥadīth: 2160
[70] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb al-Ḥiyal fī al-Buyūʿ, Ḥadīth: 2170
[71] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb al-Salam, Ḥadīth: 2178
[72] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb Man Bāʿa Bayʿan fīhi ʿAybun fa-lam Yubayyinhu, Ḥadīth: 2185
[73] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb Bayʿ al-Ṣubrah, Ḥadīth: 2190
[74] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb Bayʿ al-Mudallis, Ḥadīth: 2195
[75] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb al-Muflis, Ḥadīth: 2200
[76] Ibn Mājah, Kitāb al-Tijārāt, Bāb Mā Yaqūlu al-Rajul idhā Dakhala al-Sūq, Ḥadīth: 2230
[77] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī al-Salam, Ḥadīth: 1246
[78] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Istislāf al-Ḥayawān, Ḥadīth: 4621
[79] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa anna al-Burr bi-l-Burr Mithlan bi-Mithl, Ḥadīth: 1240
[80] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb al-Nahy ʿan al-Ribā fī al-Burr, Ḥadīth: 4550
[81] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī al-Nahy ʿan Bayʿ al-Gharar, Ḥadīth: 1230
[82] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī Karāhiyat al-Najsh fī al-Buyūʿ, Ḥadīth: 1232
[83] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Bayʿ al-Mulāmasah wa-l-Munābadhah, Ḥadīth: 4521
[84] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Bayʿ al-Ḥaṣāh, Ḥadīth: 4523
[85] Al-Nasāʾī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Bayʿ al-ʿĪnah, Ḥadīth: 4630
[86] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī Karāhiyat Bayʿ Mā Laysa ʿIndak, Ḥadīth: 1231
[87] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī al-Nahy an Yabīʿa al-Rajul ʿalā Bayʿ Akhīh, Ḥadīth: 1233
[88] Al-Tirmidhī, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb Mā Jāʾa fī al-Ghishsh, Ḥadīth: 1245